سوال

(261)کسی عالم نے عورتوں کےلیے سونے کا گولائی دار زیور پہننے کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں بعض عورتیں علامہ محمد ناصر الدین البانی محدث شامی کے اس فتویٰ سے شک و شبہ میں پڑ گئی ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب آداب الزفاف (شب عروسی کے آداب) میں گولائی دار سونا پہننے کی حرمت کے متعلق دیا ہے۔ یہاں کئی عورتیں واقعتا ایسا زیور پہننے سے رک گئی ہیں اور جو عورتیں زیور پہنے ہوئی تھیں، انہوں نے ان کو گمراہ اور گمراہ کرنے والی کہا ہے۔ آپ کی اس حکم کے بارے میں کیا رائے ہے۔ خصوصاً گولائی دار سونے کے زیور کے بارے میں۔ ہمیں آپ کے فتویٰ اور دلیل کی فوری ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ یہاں یہ معاملہ بہت بڑھ چلا ہے... اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے اور آپ کے علم میں وسعت پیدا کرے۔ (خالد۔ ا۔ ع۔ شیبہ الدوحہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتون کےلیے سونا پہننا جائز ہے خواہ وہ گولائی والا ہو یا گولائی والا نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں عموم ہے:

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ١٨ ...الزخرف

''کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات کی وضاحت نہ کرسکے۔''

جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر فرمایا کہ زیور پہننا عورتوں کی صفات سے ہے اور یہ زیور عام ہے خواہ سونے کا ہو یا کسی دوسری چیز کا۔

اور اس لیے بھی (جائز ہے) کہ احمد، ابوداود اور نسائی نے سند جید کے ساتھ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں ہاتھ میں سونا، پھر فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' اور ابن ماجہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں ((حِلٌّ لِإنا ثهم)) ''عورتوں کےلیے حلال ہیں۔''

نیز درج ذیل حدیث کو احمد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابوداؤد اور حاکم نے اسے نکالا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ نیز طبرانی نے نکالا اور اسے ابن حزم نے صحیح کہا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أُحِلَّ الذَّهَبُ والحريرُ للإِنَاثِ مِنْ أُمَّتي، وحُرِّمَ على ذُكُورِها))

''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہیں اور مردوں پر حرام ہیں۔''

اس حدیث کو سعید بن ابی ہند اور ابی موسیٰ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے معلل کہا گیا ہے اور اس پر ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے اطمینان ہو، جبکہ ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں کہ کس کس نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اگر بالفرض مذکورہ علت کو درست بھی سمجھ لیا جائے تو دوسری صحیح احادیث سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ ائمہ حدیث کے ہاں معروف قاعدہ ہے۔

اسی بات کو علمائے سلف نے قبول کیا ہے اور عورتوں کے سونا پہننے کے جواز پر کئی علماء نے اجماع نقل کیا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے ہم ان علماء میں سے بعض کے اقوال بیان کرتے ہیں۔

اسی بات کو علمائے سلف نے قبول کیا ہے اور عورتوں کے سونا پہننے کے جواز پر کئی علماء نے اجماع نقل کیا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے ہم ان علماء میں سے بعض کے اقوال بیان کرتے ہیں۔

جصاص اپنی تفسیر ج ۳ ص ۳۸۸ پر سونے کی بحث میں لکھتے ہیں: ''عورتوں کے لیے سونے کی اباحت سے متعلق نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے واردہ احادیث، اس کے ممنوع ہونے کی احادیث کے مقابلہ میں زیادہ واضح اور زیادہ مشہور ہیں اور آیت کی دلالت (مولف کی آیت سے مراد وہی آیت ہے جسے ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) بھی عورتوں کے لیے اس کی اباحت کے بارے میں واضح ہے۔ عورتوں کا سونا پہننا نبی ﷺ اور صحابہ کے زمانہ سے لے کر آج تک متواتر چلا آ رہا ہے اور کسی نے ان پر گرفت نہیں کی۔ اسی طرح اخبارِ احاد سے اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔''

اور الکیا الہراسی اپنی تفسیر القرآن: ۴/ ۳۹۱ پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس میں عورتوں کے لیے زیور کی اباحت پر دلیل ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور اس بارے میں اتنی احادیث ہیں، جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

اور بیہقی نے سنن کبری: ۴/ ۱۴۲ پر کہا ہے جہاں انہوں نے بعض ایسی احادیث کا ذکر کیا ہے جو عورتوں پر سونا اور ریشم حلال ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور یہ تفصیل نہیں بتلاتی کہ وہ کسی چیز کی صراحت کرتی ہے ''یہ احادیث اور دوسری بھی جو اس معنی میں ہیں، عورتوں کے لیے سونے کے زیور پہننے کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں اور ہم نے سونے کے عورتوں پر مباح ہونے پر اجماع ہو جانے سے استدلال کیا ہے جو ایسی احادیث کو منسوخ قرار دیتا ہے جو خاص طور پر عورتوں کے لیے سونے کے استعمال کی تحریم پر دلالت کرتی ہیں۔''

اور نووی مجموع: ۴/ ۴۴۲ پر کہتے ہیں: ''عورتوں کے لیے ریشم پہننا اور سونے اور چاندی کے زیور استعمال کرنا احادیث صحیحہ کی بنیاد پر اجماع کی رو سے جائز ہے۔''

نیز: ۶/ ص ۴۰ پر کہتے ہیں: ''مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کا ہر طرح کا زیور پہننا جائز ہے۔ جیسے طوق، ہار، انگوٹھی، کنگن، پازیب، پہنچیاں، گلوبند اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جو گلے میں پہنی جائے اور ہر وہ چیز جسے پہننے کی وہ عادی ہوں اور اس سے کسی چیز میں کوئی اختلاف نہیں۔''

صحیح مسلم کے باب ''مردوں پر سونے کی انگوٹھی کی حرمت اور ابتدائے اسلام میں اس کی اباحت کا نسخ'' کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے: ''عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کی اباحت پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ حدیث براء کی شرح میں کہتے ہیں: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں سے منع کیا۔ سونے کی انگوٹھی سے... الحدیث'' چنانچہ وہ ج ۱۰ ص ۳۱۷ پر لکھتے ہیں: ''نبی ﷺ کا سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کرنا، مردوں سے مختص ہے۔ عورتوں کے لیے جائز ہے۔'' چنانچہ انہوں نے عورتوں کے لیے اس کی اباحت پر اجماع نقل کیا ہے۔

اور سابقہ حدیثوں کے ساتھ یہ حدیث ملانے سے یہ احادیث عورتوں کے لیے گولائی دار اور بغیر گولائی ہر طرح کے زیور کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل علم کا اجماع جو مذکورہ ائمہ نے ذکر کیا ہے اس کی وجوہ درج ذیل احادیث ہیں :

(۱) ابوداؤد اور نسائی نے عمرو بن شعیب سے ،اپنے باپ سے ،اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا : ''ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' وہ کہنے لگی : ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا : ''کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے۔'' اس نے وہ دونوں کنگن اتارے اور نبی ﷺ کے آگے ڈال کر کہنے لگی : ''یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔''

گویا نبی ﷺ نے ان کنگنوں پر زکوٰۃ واجب ہونے کی تو وضاحت کر دی۔ لیکن اس کی بٹی کے ان کنگنوں کے پہننے کو برا نہ سمجھا۔ جو اس کے جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور یہ کنگن گولائی دار تھے اور یہ حدیث صحیح اور اس کی اسناد جید ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں اس پر تنبیہہ کی ہے۔

(۲) سنن ابی داؤد میں صحیح اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ''نبی ﷺ کی خدمت میں نجاشی کی طرف سے ایک زیور پیش کیا گیا، جو اس نے ہدیہ آپ ﷺ کو بھیجا تھا۔ اس میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی جس میں ایک حبشی نگینہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے کسی لکڑی یا اپنی کسی انگلی سے پرے ہٹایا۔ پھر ابوالعاص کی بیٹی امامہ، جو آپ ﷺ کی بیٹی زینب کی بیٹی تھی، کو بلایا اور اسے کہا : ''بیٹی! یہ پہن لو۔'' گویا آپ ﷺ نے یہ انگوٹھی امامہ کو دے دی اور یہ گولائی دار سونا تھا جسے آپ نے پہننے کو کہا۔ گویا یہ حدیث گولائی دار سونے کے حلال ہونے پر نص ہے۔

(۳) جس حدیث کو ابوداؤد اور دار قطنی نے روایت کیا اسے حاکم نے صحیح کہا ہے۔ جیسا کہ بلوغ المرام میں ہے کہ ام سلمہ C فرماتی ہیں کہ میں سونے کی پازیب پہنے ہوئے تھی۔ میں نے کہا : ''اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (کے حکم میں) ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا : ''جب تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ کنز نہیں۔''

رہی وہ احادیث جن سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے لیے سونا پہننے کی ممانعت ہے تو وہ شاذ ہیں اور ان احادیث کے مخالف ہیں جو ان سے صحیح تر اور مضبوط تر ہیں اور ائمہ حدیث نے یہ طے کیا ہے کہ جو احادیث جید اسناد سے ہوں مگر وہ ایسی احادیث کے مخالف ہوں جو ان سے صحیح تر ہوں اور ان میں تطبیق ممکن نہ ہو، نہ ہی ان کی تاریخ معلوم ہو تو انہیں شاذ سمجھا جائے گا۔ نہ ان کی طرف رجوع کیا جائے گا اور نہ ان پر عمل کیا جائے گا۔ چنانچہ حافظ عراقی ''الفیہ'' میں کہتے ہیں :

وذو الشُّذوذِ مَا يُخَالفُ الثِقَةَ فيه المَلاَ فالشَّافعی حقَقَهُ

''امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق کہ جب ایک ثقہ ثقات جماعت کی مخالفت کرے تو ایک ثقہ کی حدیث شاذ ہوگی۔''

اور حافظ ابن حجر ''نخبۃ'' میں کہتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے :

فان خُولِفَ بارْجَحَ فالرَّاجِعُ المَحفوظُ ومقابلُه ومقابلُه الشَّاذُ

''یعنی اگر ثقہ اوثق (زیادہ ثقہ) کی مخالفت کرے تو ثقہ کی روایت شاذ اور اوثق کی روایت محفوظ شمار ہوگی۔''

ائمہ حدیث کہتے ہیں کہ صحیح حدیث کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس پر عمل ہوتا رہا وہ شاذ نہ ہوگی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جن احادیث میں عورتوں کے لیے سونے کی حرمت کا ذکر آیا ہے اگر ان کی اسناد کو علتوں سے محفوظ و سلامت مان بھی لیا جائے تو بھی ان میں اور ان صحیح احادیث میں تطبیق ممکن نہیں جو عورتوں کے لیے سونے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی تاریخ معلوم نہ ہو تو ایسی احادیث پر شذوذ کا حکم لگانا واجب ہے اور اہل علم کے ہاں اس معتبر شرعی قاعدہ کے مطابق ان پر عمل کرنا درست نہیں۔

اور جو کچھ ہمارے دینی بھائی علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب ''آداب الزفاف'' میں ذکر کیا، وہ یہ ہے کہ آپ نے حلت و حرمت والی دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق کی کہ گولائی دار زیوروں کو حرمت والی احادیث پر محمول کیا اور دوسرے زیوروں کو جواز والی احادیث پر، تو یہ بات صحیح نہیں۔ نہ ہی یہ ان صحیح احادیث کے مطابق ہے جو جواز پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ ان میں انگوٹھی کا جواز ہے اور وہ گول ہے اور کنگنوں کا جواز ہے اور وہ بھی گول ہیں۔ جن سے اسی بات کی وضاحت ہوتی ہے، جو ہم نے ذکر کی ہے۔ اور اس لیے بھی کہ جو احادیث سونے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں وہ مطلق ہیں، مقید نہیں ہیں۔ لہٰذا ان احادیث کے اطلاق اور ان کی اسناد کی صحت کی وجہ سے انہیں ہی قبول کرنا واجب ہے اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت کا ایسی احادیث کے منسوخ ہونے پر اجماع ہے جو حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ ابھی ابھی ہم نے ان کے اقوال نقل کیے ہیں۔ اور یہی بات درست ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اس سے شبہ زائل ہو جاتا ہے اور وہ شرعی حکم واضح ہو جاتا ہے جس میں شک نہیں اور وہ یہ ہے کہ سونا امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں پر حرام ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ